موسیقی ،گانے بجانے کی مضراثرات پر شرعی اور جدید سائنسی تحقیق

ڈاکٹر گوہر مشتاق

بیماری جتنی پرانی ہو جسم میں اس کی جڑیں اتنی ہی گہری ہوتی ہیں۔ موسیقی بھی ایک ایسی بیماری ہے جو اسلامی معاشرے پر خلافت راشدہ کے دور کے ختم ہونے کے بعد حملہ آور ہوئی۔ تاہم امت مسلمہ کا نظامِ دفاع اس وقت کافی مضبوط تھا، اس لئے موسیقی کی بیماری قوم کے انتہائی قلیل حصہ پر ہی اثر انداز ہوسکی۔ آج چودہ سو سال کے بعد جبکہ امت مسلمہ کا نظام دفاع (Immune system) کمزور ہو چکا ہے، یہ بیماری قوم کے مزاج میں سراہت کر چکی ہے، اور موسیقی جو کہ درحقیقت روح کی سزا ہے، اب اسے روح کی غذا قرار دیا جانے لگا ہے۔ بقول اقبال:

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

آیئے موسیقی اور گانے بجانے کا مذہب اور سائنس کی روشنی میں تجزیہ کرتے ہیں۔

موسیقی کی حرمت، اسلام میں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھاھزوا. اولئک لھم عذاب مھین. (لقمٰن ۹)

''بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو لھو الحدیث'' (کلام دلفریب) خریدتے ہیں۔ تاکہ بغیر کسی دلیل کے خدا کی راہ سے بھٹکائیں اور اسے مذاق بنائیں۔ یہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ''لھو الحدیث'' کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''لھو الحدیث سے مراد غناء ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں'' یہ کلمہ حضرت عبداللہؓ نے تین بار فرمایا۔ اسی طرح ترجمان القرآن عبداللہ بن عباسؓ، حضرت جابرؓ اور اکابر تابعین عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہد، مکحول، عمرو بن شعیب اور حسن بصریؒ کے مطابق ''لھوالحدیث'' سے مراد گانا بجانا اور موسیقی ہے۔

اسی طرح سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۶۴ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا:

واستفزز من استطعت منھم بصوتک........ '' اور تو جس جس کو اپنی آواز سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے.........''

ابن عباسؓ اور تابعین میں ضحاک اور مجاہد کے مطابق شیطان کے آواز سے پھسلانے میں موسیقی اور گانا بجانا شامل ہے۔

موسیقی کی حرمت میں بے شمار احادیث ہیں۔ ان میں سے صحیح بخاری کی حدیث ملاحظہ ہو۔ عبدالرحمٰن بن غنم الاشعریؒ بیان کرتے ہیں کہ

مجھ سے حضرت ابو عامرؓ یا حضرت ابو مالکؓ (یہ دونوں صحابی رسولؐ ہیں) نے حدیث بیان کی، اللہ کی قسم انہوں نے مجھ سے جھوٹی بات بیان نہیں کی، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والخمر واخمر والمعازف.

(۱) ''میری امت میں ایسے لوگ (یا گروہ) لازماً پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال قرار دیں گے''

اس حدیث کے تجزیہ سے پتا چلتا ہے کہ موسیقی اگر حرام نہ ہوتی تو اسے شراب اور زنا کے ساتھ بیان نہ کیا جاتا۔ ''یستحلون'' (یعنی حلال قرار دیں گے) بھی اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ موسیقی درحقیقت حرام ہے اور کچھ لوگ اسے حلال قرار دیں گے۔ اسی طرح سنن ابن ماجہ میں مروی حدیث نبویؐ ہے:

لیشر بن ناس من امتبی الخمر یسمونها بغیر اسمها، یعزف علیٰ رئوسهم بالمعازف والمغنیات یخسف الله بهم الارض ویجعل منهم القردة والخنازیر.

(۲) ''عنقریب میری امت کے کچھ لوگ لازماً شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔ ان کے سروں پر باجوں گاجوں اور گانے والیوں کا شور اور ہنگامہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔''

اس حدیث میں بیان کی گئی پیشین گوئی ہم آج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پہلے پہل جب ٹیپ ریکارڈر ایجاد ہوئے تھے۔ تو ان کے سائز بہت بڑے تھے۔ اب ہمیں نوجوان حضرات اپنے ''سروں پر ناچ گانے'' یعنی Head phones لگائے نظر آتے ہیں۔

دوسری بات جو حدیث میں بیان ہوئی ہے اس سے ایک معنیٰ باطنی بھی لی جاسکتی ہے۔ یعنی اللہ انہیں صفات کے اعتبار سے سور اور بندر بنا دے گا۔ علم حیاتیات سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ سور کی سب سے اہم صفت اس کا بے غیرت اور بے حیا ہونا ہے اور بندر کی دو اہم صفات بقالی کرنا (Acting) اور اُدھر سے اِدھر چلانگیں مارنا ہیں۔ اب آپ Showbiz یعنی فلم اور ٹی وی کی دنیا دیکھ لیں۔ یہ صفات گلوکاروں اور فنکاروں میں بدرجۂ اتم موجود ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ آج کل کی نوجوان نسل میں سرایت کرتی جارہی ہیں۔

مزید برآں صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے علاوہ چاروں ائمہ فقہاء بھی اس بات پر متفق ہیں کہ موسیقی اور گانا بجانا حرام ہے۔ مثلاً امام مالکؒ سے اسحاق بن موسیٰ نے سوال کیا کہ اہل مدینہ کس قسم کے گانے کو مباح سمجھتے ہیں؟ امام مالکؒ نے جواب دیا: ''یہ فعل ہمارے ہاں صرف فاسق ہی کرتے ہیں''

موسیقی اور نشہ:

حدیث نبویؐ میں موسیقی کو نشہ (شراب) کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ موسیقی ذہن کو اسی طرح مفلوج اور ہپناٹائز کرتی ہے جس طرح نشہ آور اشیاء مثلاً شراب، چرس، ہیروئن اور کوکین وغیرہ کرتے ہیں۔ راک میوزک کے عالمی جینئس امریکی گلوکار جمی ہینڈرکس (Jimi Hendrix) نے ۱۹۶۹ء میں امریکہ کے Life میگزین کے انٹرویوں میں کہا تھا: ''تم میوزک سے لوگوں کو ہپناٹائز کرسکتے

ہواور جب تم انہیں ذہنی لحاظ سے کمزور ترین مقام پر پہنچا دو تو تم ان کے لاشعور میں وہ باتیں پہنچا سکتے ہو جو تم چاہتے ہو"

اسی طرح ایک میڈیکل جرنل postgraduate mediume میں امریکی محقق کنگ پی کے مطابق ایک میڈیکل ریسرچ میں نشہ کرنے والے نوجوانوں کا سروے کیا گیا تو ان میں ۶۰ فیصد نے اپنا نمبر ایک انتخاب موسیقی کو قرار دیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ موسیقی اور منشیات کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ٹائم میگزین کے ۱۹۶۹ کے شمارے میں بتایا گیا ہے۔ کہ گانے بجانے والوں کی اکثریت نشہ کرتی ہے اور ان کے اشعار میں ایسے بہت سے حوالے پائے جاتے ہیں۔ مثلاً نوجوانوں نے منشیات کا استعمال شروع کر دیا اور اس کا انجام بہت عبرتناک ہوا۔

اسی طرح دو مختلف یونیورسٹیوں میں تجربات کرنے سے یہ پتا چلا کہ لیبارٹری میں بنائی گئی بھول بھلیوں (Maze) کے رستوں کو دریافت کرنے میں چوہوں کو اس وقت انتہائی مشکل پیش آتی ہے جب وہاں پاپ موزک چل رہا ہو۔ گویا جانوروں کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں بھی موسیقی کے اثر سے مفلوج ہو جاتی ہے۔ (بحوالہ رسالہ Insight)

غنا اور زنا میں گہرا تعلق:

اوپر بیان کی گئی حدیث میں غنا (گانے بجانے) کے ساتھ جو دوسری چیز بیان ہوئی ہے وہ زنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ غنا اور زنا دونوں دل میں منافقت پیدا کرتے ہیں۔ سورۃ النور میں زنا کی حد اور ستر کے احکام بیان کرنے کے فوراً بعد نفاق اور منافقین کی خصوصیت بیان کی گئی ہیں۔ اس طرح حدیث میں بیان کی گئی ہے:

الغناء ينبت النفاق في القلب .(۳)

"گانا بجانا دل میں نفاق کا بیج بوتا ہے۔"

اگر ہم فائن آرٹ کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو کسی بھی دور کی مصوری یا painting کو دیکھیں، چاہے، وہ imprssionism کا دور ہو یا Romanticism کا دور، classicism کا دور ہو یا Neo classicism کا دور، ہر دور کی پینٹنگز میں ہم دیکھیں گے کہ عورت، موسیقی کے آلات اور شراب کو ایک ساتھ دکھایا گیا ہے، کیونکہ غنا، زنا اور نشہ تینوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

علامہ ابن جوزی اپنی کتاب "تلبیس ابلیس" میں لکھتے ہیں:

"گانے میں دو مضرتیں جمع ہیں، ایک طرف تو وہ قلب کو عظمت الٰہی میں تفکر سے روکتا ہے، دوسری طرف اسے مادی لذتوں کی طرف راغب کرتا ہے۔ لہذا گانا زنا کی ترغیب دیتا ہے۔"

اگر ہم پاکستان میں پیش کیے جانے والے میوزک کا تجزیہ کریں تو اس میں ایک ہی پیغام ہوتا ہے اور وہ یہ ہے "شادی سے پہلے محبت کرنا" گانوں میں پیش کی گئی آزاد محبت (free love) کی انتہا بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

مشہور عیسائی مفکر ایلن بلوم (Allan Bloom) موسیقی کے متعلق رقمطراز ہے:

''موسیقی کا ایک ہی پیغام ہوتا ہے اور وہ ہے جنسی بے راہ روی......... پاپ میوزک، شو بزنس کی تمام تر مدد سے، بچوں کو چاندی کی پلیٹ میں وہ چیز سجا کر دیتا ہے جس کے متعلق ان کے والدین نے ان کو ہمیشہ یہ تعلیم دی تھی کہ وہ انتظار کریں، حتیٰ کہ وہ بڑے ہو جائیں۔ گانوں کے الفاظ کبھی ڈھکے چھپے اور کبھی واضح الفاظ میں بچوں کو بے حیائی کی طرف ابھارتے ہیں۔''

امریکہ کے عمرانی سائنسدان Greeson اور Williams نے انتہائی اہم ریسرچ کی، جو کہ ''Youth society'' رسالے کے ۱۹۸۶ء کے شمارے میں شائع ہوئی گریسن اور ولیمز نے ساتویں اور دسویں جماعت کے طالب علموں کو ایک گھنٹے تک میوزک ٹی وی (MTV) پر میوزک ویڈیوز دکھائے اور دوسرے گروپ کو ایسی کوئی چیز نہیں دکھائی، اس ریسرچ میں انہیں پتا چلا کہ نوجوان کے جس گروپ نے میوزک ویڈیوز دیکھی تھیں ان کے رائے Premarital Sex (زنا کاری) کے حق میں ہوگئی بنسبت اس گروپ کے جس نے میوزک ویڈیوز نہیں دیکھی۔

دف بجانے کی اجازت:

صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت دو چھوٹی لڑکیاں جنگ بعاث کے گانے گا رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور دوسری طرف کروٹ لے لی اور چہرۂ مبارک پھیر لیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور مجھے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ شیطانی گیت؟ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا: ''ان کو رہنے دو، یہ عید کا دن ہے۔''

اس حدیث میں بیان کردہ چند امور پر روشنی ڈالنا ضروری ہے:

(۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اس موقع پر ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے گانے بجانے کی مذمت نبی اکرم ﷺ سے سنی ہوگی جس کی بنا پر ان کا خیال تھا کہ یہ ممانعت ہر موقع پر منطبق ہوگی۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ کا منہ پھیر کر لیٹ جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گھر کے ذمہ داروں اور بزرگوں کو ایسے مشاغل سے بالاتر رہنا چاہیے۔ (تفسیر روح المعانی)

(۲) وہ دو لڑکیاں جو گانے گا رہی تھیں وہ پیشہ ور گلوکارائیں نہ تھیں اور نہ ہی ان کے اشعار میں کوئی چیز ایسی تھی جو عشق و محبت کے جذبات کو بھڑکائے۔

(۳) حدیث میں الفاظ ''عندی جاریتان تغنیان'' استعمال ہوئے ہیں۔ لفظ ''جارية'' کی تشریح میں علامہ عینی ''عمدة القاری'' میں لکھتے ہیں: ''عورتوں میں جاریہ نابالغ بچیوں کو کہتے ہیں۔ جس طرح غلام کا لفظ مردوں میں نابالغ لڑکے پر بولا جاتا ہے۔''

(بحوالہ مولانا عبدالغفار حسن، ماہنامہ میثاق، جنوری ۲۰۰۳ء)

اس بحث سے یہ پتا چلتا ہے کہ شادی یا عید کو موقع پر لڑکیاں دف بجا سکتی ہیں اور یہ زیادہ سے زیادہ گنجائش ہے جو شریعت نے دی

ہے۔اسلامی شریعت میں اس کی کوئی گنجائش نہیں کہ عورتیں مردوں کے سامنے ناچیں یا جوان بہنیں اپنے بھائی (دیر) کی شادی پر اس کے سامنے ناچیں یا ڈھولک بجانے والی لڑکیوں کی ویڈیو مووی بنے اور پھر وہ ہر نامحرم مرد دیکھے۔ایسی چیزیں ''گناہ جاریہ'' ہوتی ہیں جن سے ہمیں بچنا چاہیے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی افسوس ہے کہ پاکستان کے مغرب زدہ طبقے کے آقا ومولا (یعنی امریکہ اور یورپ) کے ہاں کی گئی نئی تحقیقات تو موسیقی کو سراسر نقصان دہ بتاتی ہیں اور ہمارے ''روشن خیال'' ارباب فکر ونظر اچھی باتوں میں اپنے آقا کی تقلید نہیں کرتے۔اپنی سرپرستی میں پی ٹی وی کے چینل تھری (یعنی تھرڈ کلاس چینل) پر دن بھر موسیقی لگائے رکھتے ہیں۔بلکہ موسیقی کے وائرس کے شکار مسلمان شائقین کی فرمائش پر مختلف میراثیوں کے گانے دکھاتے ہیں۔ہمیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول نہیں بھولنا چاہیے:

بدترین ہے وہ شخص جس کے مرنے کے بعد بھی اس کا گناہ دنیا میں جاری رہے۔''

(بشکریہ ماہنامہ بیداری حیدرآباد)

جامع الفقہاء والعلماء مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی (مرحوم)

حیات وخدمات کانفرنس

بانی فقہی اجتماعات ومہتمم جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

منعقدہ 22 جنوری 2008ء بمطابق ۱۳ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بروز منگل بوقت صبح 9:00 بجے تا عصر بمقام جامعہ المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ بنوں اس پروقار تقریب میں حضرت شاہ صاحب مرحوم کے 20 سالہ خدمات پر ان کے اساتذہ کرام ورفقاء عظام سیر حاصل مقالات پیش کریں گے۔

﴿مہمانان گرامی﴾

☆ قائد ملت اسلامیہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب
☆ استاد العلماء وفقیہ العصر مولانا مفتی محمد فرید صاحب
☆ شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر تحفظ ختم نبوت
☆ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا ڈاکٹر شیر علی صاحب
☆ مولانا مفتی حمید اللہ جان رئیس مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور
☆ مولانا مفتی سیف اللہ صاحب رئیس دارالافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک
☆ مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

﴿نوٹ﴾: باہر سے آنے والے حضرات کے لئے قیام وطعام کا بندوبست کیا گیا ہے۔

برائے رابطہ: جامعہ المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ بنوں

فون نمبر: 0928-331353 0300-9061516 0300-8337041